سوال

ایک جوان لڑکی اپنی نانی اور ماموں کے ساتھ دوسرے ملک رہتی ہے اور اس ملک میں اس کا کوئی عصبہ مرد نہیں ہے اس کا بھائی ہی اس کے عقد نکاح میں ولی بننے کا حق رکھتا ہے لیکن اس نے بھی اپنے ماموں کو وکیل بنا دیا تاکہ وہ عقد نکاح کے معاملات مکمل کرے اور ایک عالم دین نے بھائی کے وکیل ماموں اور گواہوں کی موجودگی میں شادی کے معاملات سرانجام دیے تو کیا یہ شادی صحیح ہے یا نہیں، اور عقد نکاح ہو چکا ہے لیکن ابھی رخصتی نہیں ہوئی تو کیا اگر رخصتی کی تقریب میں لڑکی کا بھائی آئے اور عقد نکاح کی تجدید ہو جائے تو کیا عقد نکاح صحیح ہو گا؟

جواب

الحمد للہ

عورت کے ولی کو حق حاصل ہے کہ وہ عقد نکاح میں کسی اور کو وکیل بنائے، چاہے وہ اس کا قریبی ہو مثلا ماموں یا کوئی اور

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

نکاح میں وکیل بنانا جائز ہے، چاہے ولی موجود ہو یا غائب ہو، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ:

"آپ نے ابو رافع کو میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا کی شادی میں وکیل بنایا تھا، اور عمرو بن امیۃ کو ام حبیبہ کے ساتھ شادی میں اپنا وکیل بنایا تھا"

اور اس لیے بھی کہ عقد معاوضہ ہے اس لیے بیع کی طرح اس میں بھی وکیل بنانا جائز ہوا" انتہی مختصرا

دیکھیں: المغنی (14/7).

اور مستقل فتاوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے:

"عقد نکاح شرعی طریقہ پر ہو گا وہ اس طرح کہ ولی یا اس کے وکیل کی جانب سے ایجاب اور خاوند یا اس کے وکیل کی جانب سے قبول اور دو عادل گواہوں کی موجودگی میں ہو" انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیہ والافتاء (103/18).

اس بنا پر یہاں ماموں نے بھائی کی نیابت کرتے ہوئے جو عقد نکاح کیا ہے وہ عقد نکاح صحیح ہے، اور اس رخصتی کی تقریب میں بھائی کا حاضر ہونا شرط نہیں ہے

واللہ اعلم.